Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۳۲/۶۷ | ۶ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ ۱۴ تبلیغ ۱۳۵۷ہش ۱۴ فروری ۱۹۷۸ء | نمبر ۳۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خُدا تعالیٰ سے سچّا اور حقیقی تعلق قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ

تمہارا جسم، تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب ہمہ تن نماز ہو جانے چاہئیں

"بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپؐ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ بھی نہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۵۳)

"مَیں پھر تمہیں بتاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچّا تعلق اور حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ کہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۶۳)

"نماز کیا چیز ہے نماز اصل میں ربّ العزّۃ سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذّت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ و بکار کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح اس بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہے اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذّت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ:-

اے اللہ! تُو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور مَیں اس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہوں... تُو ایسا شُعلۂ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جاوے۔ تُو ایسا فضل کر کہ مَیں نابینا نہ اُٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔"

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقّت پیدا کر دے گی۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ ارتبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے اچھی ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

انگلستان سے ہمارے مبلّغ مکرم انیس الرحمٰن صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ان کے والد صاحب بنگلہ دیش میں وفات پا گئے ہیں۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے عزیزوں اور لواحقین کو صبرِ جمیل سے نوازے۔ مکرم انیس الرحمٰن صاحب اِس وقت ممالکِ غیر میں تبلیغی جہاد میں مصروف ہیں ان کے لئے اِس وقت یہ بہت بڑا صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر رنگ میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور صبر و استقامت عطا فرمائے۔

(نائب وکیل التبشیر)

عزیزم ہدایت اللہ صاحب ناصر متعلم درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ کا ۱۱ فروری کو سول ہسپتال فیصل آباد میں اپنڈکس کا اپریشن ہوا جو کامیاب رہا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو جلد اور کامل شفا سے نوازے اور وہ اپنی تعلیم کو کماحقّہٗ جاری رکھ سکے۔

(خاکسار ملک سیف الرحمٰن پرنسپل جامعہ احمدیہ)

۲۰ فروری بروز پیر ملاقات ہو گی، انشاء اللہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۰ فروری ۱۹۷۸ء بروز پیر انشاء اللہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہو گی اس کے بعد آئندہ والی جمعرات مورخہ ۲۳ کو ملاقات نہیں ہو گی۔ احباب نوٹ فرما لیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ)

پبلشر: مسعود احمد * پرنٹر: سید عبدالحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۴/ تبلیغ ۱۳۵۷ھش
۱۴/ فروری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان کے ثمرات کو برباد کرنے والی ایک خطرناک بُرائی

اسلام امن و سلامتی اور صلح و آشتی کا مذہب ہے۔ اس کا نام "اسلام" رکھا ہی اس لئے گیا ہے کہ تا یہ ظاہر ہو کہ اس مذہب کی بنیاد امن اور سلامتی پر ہے کیونکہ "اسلام" کا مادہ "سلم" بمعنی سلامتی ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو قبولِ اسلام، امن و سلامتی کا بہترین ذریعہ اور حتمی سند ہے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہانِ وقت کو تبلیغِ اسلام کی غرض سے جتنے بھی نامہ ہائے مبارک ارسال فرمائے ان میں ہر بادشاہ کو توجہ دلائی کہ اَسْلِمْ تَسْلَمْ یعنی اسلام قبول کر تو امن میں آجائے گا۔

اب چونکہ اسلام امن و سلامتی کا مذہب اور اس کا سب سے بڑا علمبردار ہے اس لئے اس نے ظلم کی شدید مذمت کی ہے اور اس سے بہت سختی سے منع کیا ہے کیونکہ ظلم اسلام کا نقیض ہے اور امن کو برباد کر کے رکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف الفاظ میں یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ ظالم کبھی فلاح نہیں پا سکتے جیسا کہ فرمایا اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (الانعام آیت ۲۲) نہیں بھلا کیونکر فلاح مل سکتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ظالم اللہ تعالیٰ کی رحمت کو کبھی پا ہی نہیں سکیں گے جیسا کہ فرمایا فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ (المومنون آیت ۴۲) اور خدا کی رحمت سے دُوری ہی کا دوسرا نام لعنت ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ یہ بھی فرمایا کہ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ (ہود آیت ۱۹) پھر لعنت اور خدا کی رحمت سے دُوری کے نتیجہ کے طور پر خبردار فرمایا کہ جو لوگ بھی ظلم کے مرتکب ہوں گے وہ اپنے آپ کو خدائی نصرت سے محروم کر لیں گے اور وہ بے یار و مددگار ہو کر رہ جائیں گے چنانچہ فرمایا وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○ (الشوریٰ آیت ۹) نیز یہ کہ جو لوگ دوسروں پر ظلم ڈھائیں گے فوز و فلاح کا خدائی وعدہ ان کے حق میں ہرگز پورا نہ ہوگا جیسا کہ فرمایا لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ○ (البقرہ آیت ۱۲۵)

ظلم کی اتنی شدید مذمت اور اس کی انتہائی مضرت کے پیشِ نظر یہ ضروری تھا اور ہے کہ جو لوگ اسلام قبول کریں اور ایمان لانے کے مدعی ہوں وہ ظلم کے قریب نہ پھٹکیں۔ جو اپنے لئے امن چاہتے ہیں وہ دوسروں کا امن برباد نہ کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں جو اسلام قبول کرتا ہے وہ گویا حصارِ عافیت میں داخل ہوتا ہے۔ دین و دنیا کی سلامتی اس کے لئے مقدر کر دی جاتی ہے اور فتنہ و فساد کی بیخ و بُن تک باقی نہیں رہتی لیکن یہ امن و سلامتی اور آشتی کی ضمانت اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ اسلام میں داخل ہونے والا یا اسلام پر ایمان رکھنے کا دعویدار کسی نوع کے ظلم کا ارتکاب نہ کرے۔ اگر وہ ایمان لانے کے بعد ظلم سے بکلی مجتنب رہے گا اور اپنے ایمان کو کسی بھی نوع کے ظلم سے آلودہ نہیں کرے گا تو وہ خود بھی امن میں رہے گا اور امن و سلامتی کا وعدہ اس کے حق میں پورا ہوتا چلا جائے گا اور اسلام اس کے حق میں گہوارۂ امن اور حصارِ عافیت ثابت ہوئے بغیر نہ رہے گا۔ برخلاف اس کے اگر وہ ایمان لانے اور اسلام میں داخل ہونے کے باوجود اسلام اور ایمان کے نام پر دوسروں پر ظلم کرے گا اور ظلم کو اپنا وطیرہ بنائے گا تو پھر بظاہر اسلام کے حصارِ عافیت میں ہونے کے باوجود خود اس کے اپنے لئے امن مفقود ہو کر رہ جائے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○

(الانعام آیت ۸۳)

ترجمہ:۔ جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے مخلوط نہیں کیا انہی لوگوں کے لئے امن (مقدر) ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔

اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہے کہ کوئی شخص محض ایمان لانے اور اسلام میں داخل ہونے سے ہی امن میں نہیں آجاتا بلکہ ضروری ہے کہ ایمان کا دعویٰ کرنے والا ہر قسم کے ظلم سے اپنا دامن بچائے۔ اگر وہ ایمان کا مدعی ہونے کے باوجود ظلم کو اپنا شعار بنائے گا تو وہ خود اپنے آپ کو امن سے محروم کرے گا۔ اُس کے اپنے لئے امن مفقود ہو کر رہ جائے گا۔

ظلم کی اس مضرت کے پیشِ نظر یہ جاننا کہ ظلم سے کیا مراد ہے از بس ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر انسان ظلم روا رکھنے اور ظالم بننے سے نہیں بچ سکتا۔ سو دوسروں کے حقوق تلف کرنا اور انہیں ان کے جائز حقوق سے محروم کرنا ظلم کہلاتا ہے۔ انسان اگر احتیاط سے کام نہ لے تو وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں قسم کے حقوق کی خلاف ورزی کر کے ظلم کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ ہر دو صورتوں میں اُس کے اپنے امن کا مفقود ہونا یقینی ہے۔ جہاں تک حقوق اللہ کا تعلق ہے یہ امر ضروری ہے کہ انسان صرف اور صرف اُسی کی عبادت کرے اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائے۔ جو بھی شرک کا مرتکب ہوتا ہے وہ بہت بڑے ظلم کا ارتکاب کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شرک کو ظلمِ عظیم قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ○ (لقمٰن آیت ۱۴)

ترجمہ:۔ شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے۔

اسی طرح جہاں تک حقوق العباد کا تعلق ہے کسی حیلے یا بہانے سے لوگوں کے مال پر قبضہ کر کے اُنہیں اس سے محروم کرنے کو اللہ تعالیٰ نے ظلم قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ط وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ○ (النساء آیت ۱۱)

ترجمہ:۔ جو لوگ ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ یقیناً اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور وہ یقیناً شعلہ زن آگ میں داخل ہوں گے۔

لوگوں کو ان کے حق سے محروم کر کے ظلم کے ارتکاب کی یہ ایک مثال ہے ورنہ حقوق العباد کے ضمن میں ظلم روا رکھنے کی بے شمار صورتیں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً لوگوں کے مال کو علی الاعلان لُوٹنا، اُن کے گھروں اور دکانوں اور عبادت گاہوں کو نذرِ آتش کرنا، اُن کے ذرائع معاش کو مسدود کرنا، اُن کے دین میں مداخلت کر کے جبر سے کام لینا، اُنہیں بھوک اور پیاس میں مبتلا کرنا اور اُن کے لئے کھانے پینے کی چیزوں کا حصول ناممکن بنا کے ان پر عرصۂ حیات تنگ کرنا، انہیں اور اُن کی واجب الاحترام ہستیوں کو تمسخر و استہزاء کا نشانہ بنا کر ان کے جذبات کو مجروح کرنا اور انہیں ناقابلِ برداشت اذیت میں مبتلا کرنا، الغرض ان کے ساتھ جانوروں سے بدتر سلوک روا رکھ کر درندگی اور بربریت کا مظاہرہ کرنا یہ سب ظلم کی مختلف شکلیں ہیں اور ان سب ناروا اور انسانیت سوز افعال سے اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ایمان اُس وقت ہی ایک مومن کے لئے امن اور ہدایت کا موجب ہوتا ہے جب وہ اپنے ایمان کو ظلم سے ملوّث نہ کرے اور اگر کوئی شخص اپنے ایمان کو ہی ظلم روا رکھنے کا ذریعہ بنا لے تو انجام کار اُس کے اس ناروا طرزِ عمل کے نتیجہ میں اُس کے اپنے لئے امن مفقود ہو کر رہ جاتا ہے۔ جب لوگ ظلم کر رہے ہوتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں خود کوئی گزند نہیں پہنچے گا اور وہ خود ہر طرح امن میں رہیں گے لیکن اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ کی صریح خلاف ورزی کا انہیں نتیجہ بھگتنا پڑتا ہے اور جلدی بھگتنا پڑتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خبردار فرمایا ہے:۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ○

(الشعراء آیت ۲۲۸)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جو ظلم کرتے ہیں اُنہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس کروٹ لوٹائے جاتے ہیں (یعنی ان کا کیا انجام ہونے والا ہے)

الغرض ظلم خدا تعالیٰ کو بہت ہی ناپسند ہے۔ خاص طور پر جو لوگ ایمان کے دعویدار ہو کر ظلم کا طریق اختیار کرتے ہیں اُن کا ایمان اُن کے لئے امن پر منتج نہیں ہوتا بلکہ وہ خود بدامنی کی لپیٹ میں آئے بغیر نہیں رہتے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں ظلم کی مضرت کو واضح کر کے اس سے بہر طور مجتنب رہنے کی تاکید فرمائی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا

تقریر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

(۴)

وقف میں عورت کا حصہ

وقفِ زندگی کے لئے عورتوں کو بھی اپنے عہد کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گی" پر مدِّنظر رکھنا ضروری ہے کیونکہ دنیا میں انسان کو بزدلی کی طرف لے جانے والی عورت ہی ہوتی ہے۔ وہ دین کے لئے باہر جانا چاہتا ہے تو عورت سامنے کھڑی ہو جاتی ہے کہ تم مجھے اور بچوں کو کہاں چھوڑے جا رہے ہو لیکن جب وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی ہو گی تو وہ مرد کی ہمت بندھائے گی اور کہے گی کہ جاؤ خدا کے دین کا کام کرو۔ جنگ یرموک عورتوں کی جرأت دلانے کی وجہ سے ہی جیتی گئی۔ حضرت ہندہ نے حضرت ابوسفیان کو جب وہ اور ان کا لشکر واپس لوٹنے لگا تو خیمے کی چوبیں مار کر واپس میدان جنگ میں لوٹا دیا اور جنگ جیتی گئی۔

وقفِ زندگی کی اہمیت

وقفِ زندگی کی اہمیت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔ یاد رکھو کہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ فَلَہٗ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۹۸-۹۹)

دین کو مقدم رکھنے والے کو دنیا بھی دی جاتی ہے

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ بھی ایک غلطی لوگوں کو لگی ہوئی ہے کہ دنیا کے بغیر دین حاصل نہیں ہو سکتا۔ انبیاء علیہم السلام جب دنیا میں آتے ہیں کیا انہوں نے دنیا کے لئے سعی اور مجاہدہ کیا ہے یا دین کے لئے؟ اور باوجود اس کے کہ ان کی ساری توجہ اور کوشش دین ہی کے لئے ہوتی ہے پھر کیا وہ دنیا میں نامراد رہے ہیں کبھی نہیں۔ دنیا خود ان کے قدموں پہ آکر گری ہے۔ یہ یقیناً سمجھو کہ انہوں نے دنیا کو گویا طلاق دے دی تھی لیکن یہ عام قانونِ قدرت ہے کہ جو لوگ خدا کی طرف آتے ہیں وہ دنیا کو ترک کرتے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ وہ دنیا کو اپنا مقصود اور غایت نہیں ٹھہراتے اور دنیا ان کی خادم اور غلام ہو جاتی ہے جو لوگ برخلاف اس کے دنیا کو اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں خواہ وہ دنیا کو کسی قدر بھی حاصل کر لیں مگر آخر ذلیل ہوتے ہیں ....

ابراہیم کی طرح صادق اور وفادار ہونا چاہیئے جس طرح پر وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے پر آمادہ ہو گیا اسی طرح انسان ساری دنیا کی خواہشوں اور آرزوؤں کو جب تک قربان نہیں کرتا کچھ نہیں بنتا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جب انسان اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کو ایک جذبہ پیدا ہو جاتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ لئے خود اس کا متکفل اور کارساز ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی نہیں کرنی چاہیئے اگر نقص اور خرابی ہو گی تو ہم میں ہو گی۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۳۱۶-۳۱۷)

"یہ عہد کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" ان لوگوں کے لئے جو امام وقت کی آواز کے باوجود اور اکنافِ عالم پر پھیلتی ہوئی سلسلے کی ضروریات کے باوجود کتنے ہی متمول اور دنیاوی طور پر معزز خاندان ہیں جو اس عہد پر غافلانہ نظر ڈالتے ہوئے زندگی کی آسان راہوں پر قدم مارتے ہوئے گزر جاتے ہیں اور نہیں سوچتے کہ فرض کفایہ کے طور پر بھی کم سے کم چند نوجوانوں کو جماعت کی عالمی اور عظیم ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے کے لئے آگے بھیجیں۔ کاش وہ یہ سوچیں کہ عام انسان کے جنازہ کو دیکھتے ہوئے کندھا دینا تو اپنا اخلاقی فرض سمجھتے ہیں لیکن غلبۂ اسلام کا مقدس بوجھ بانٹنے کے لئے ان کے دل میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ یہاں ان کی دنیا ان کے دین کو مغلوب کر لیتی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایسے لوگوں کی توجہ کیلئے فرمایا:-

"ہماری جماعت کا ایک حصہ یہ سمجھتا ہے کہ اگر ان کا بیٹا چمکتا ہوا روپیہ کما کر لاتا ہے تو اس کے مقابلہ میں دین کی تبلیغ اور اسلام کے بچاؤ کا کام کوئی حقیقت نہیں رکھتا ہم اپنے بیٹوں کو ایسے لغو کام پر کس طرح لگا سکتے ہیں کہ وہ ساری عمر لوگوں کو قرآن پڑھاتا اور بھولے بھٹکوں کو دین کی طرف بلاتا رہے ہم اسے کسی ایسے کام پر کیوں نہ لگائیں جس سے وہ چمکتا ہوا روپیہ ہمارے پاس لائے۔ ہر وہ شخص جو اپنی اولاد میں سے ایک حصہ دین کی طرف نہیں بھیجتا وہ گویا چرایا جننے روپے کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکام اور تعلیم پر مقدم سمجھتا ہے۔"

(الفضل ۳۰؍اپریل ۱۹۴۴ء)

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا ایک واقعہ

دین کے لئے اپنی اولاد کو وقف کرنے کے سلسلہ میں ایک واقعہ پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کی تعلیم کا زمانہ آیا تو حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ جو ان کے والد تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خسر اور جماعت میں نانا جان کے نام سے مشہور تھے ان سے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا اس کو دینی تعلیم دلوائیں۔ اس پر حضرت میر ناصر نواب صاحب نے اپنی طرف سے یا اپنے گھر والوں کی طرف سے کہا پھر تو یہ اپنے بھائی کے ٹکڑوں پر پلے گا۔ یہ سن کر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا "بخدا بعض دفعہ ایک شخص کو دوسرے کی خاطر رزق دیتا ہے۔ آپ یہ کیوں نہیں کہتے کہ یہ دین کی خدمت کرے گا تو اس کے طفیل اللہ تعالیٰ اس کے بھائی کی روزی میں برکت رکھ دے گا۔ پھر آپؓ نے حضرت ابوہریرہؓ کا واقعہ سنایا کہ وہ دن رات مسجد نبوی میں رہتے زیادہ روایتیں انہوں نے ہی بیان کی ہیں ان کے بھائی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہا کہ حضور ابوہریرہؓ کو کہیں کہ وہ کوئی کام کرے دن بھر مسجد میں رہتا ہے کچھ کمائے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں کیا معلوم کہ خدا اس کے طفیل تمہیں بھی رزق دیتا ہے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ نے اپنے فرزند حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کو دینی تعلیم دلوائی اور سب احمدی جانتے ہیں کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب سلسلہ احمدیہ کے بہت بلند پایہ عالم دین تھے۔ مجھے بھی آپ کی شاگردی کا فخر ہے اَللّٰھُمَّ ارفع درجات استاذی فی الجنۃ

اموال کی قربانی

پانچویں بات جو اس عہد کے سلسلہ میں میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ مالی قربانیوں کی بات ہے مال انسان کو بہت عزیز ہوتا ہے چونکہ مال تجارت سے بڑھتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے بھی طلب دین اور ترقی دین کی خواہش کو ایک تجارت ہی قرار دیا ہے جیسا فرمایا ہے:-

"ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ"

یہ آیت بتاتی ہے کہ مومن کے لئے عمدہ تجارت دین کے لئے جان و مال کی قربانی کرنا ہے جو انسان کو دردناک عذاب سے بچاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی طرف سے جب کبھی دین کی عظمت و اشاعت کے لئے جماعت کے سامنے مالی قربانیوں کی تحریک ہوئی تو احباب جماعت کے سامنے ایک طرف دنیا کی اشد ضرورتیں دستِ سوال دراز کئے کھڑی ہوتی ہیں تو دوسری طرف دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد مطالبے کا عنوان بنا ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کے مخلص احباب اپنی تمام دنیوی ضرورتوں کو پسِ پشت ڈال کر دینی ضروریات کو ترجیح دیتے ہیں ان تحریکات پر لبیک کہنے والے ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کی آمدنیاں نہایت قلیل ہوتی ہیں اور ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو خدا نے مال کی فراخی عطا کی ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جن لوگوں نے چندے دیئے ان کے اسماء گرامی حضورؑ کی بعض کتب میں درج ہیں جن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں ایسے احمدی بھی تھے جنہوں نے دو۔ دو۔ چار چار آنے دیئے اور ایسے لوگوں کے بھی نام ہیں جنہوں نے زیادہ رقوم خدمت دین کے لئے پیش کیں۔ ان فہرستوں کو دیکھ کر آج ہر احمدی ان لوگوں کی خوش قسمتی پر رشک کرتا ہے کہ خدا نے ان کی تھوڑی تھوڑی قربانیوں کے عوض ان کی نیکی کو جاودان بنا دیا۔ آنے والی نسلیں اور زمانے ہمیشہ ان کی عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے اور دعائیں کریں گے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ نے اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ لدھیانہ تشریف لے گئے تو مجھے بلا کر فرمایا۔ منشی صاحب کیا آپ کی جماعت ساٹھ روپے کا اس وقت انتظام کر سکتی ہے؟ ہم نے ایک مضمون شائع کرانا ہے۔ حضرت منشی صاحب نے اثبات میں جواب دیا اور فوراً اپنے گھر گئے۔ دیکھا تو نقد رقم تھوڑی تھی اپنی اہلیہ سے کہا کہ وہ اپنا زیور دے دیں تاکہ اسے گروی رکھ کر رقم پوری کر لی جائے۔ اس نیک خاتون نے بمسرت بھرے دل کے ساتھ اپنا زیور دے دیا اور منشی صاحب نے یہ رقم لے کر حضور کی خدمت میں پیش کر دی۔ کچھ عرصہ کے بعد کپورتھلہ کے دوسرے احباب حضورؑ سے ملاقات کے لئے جب قادیان گئے تو حضورؑ نے ان ساٹھ روپوں کے ادا کرنے پر بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا جس پر ان سب کو تعجب ہوا کیونکہ وہ اس واقعہ سے بے خبر تھے۔ بعد میں سب نے منشی صاحب سے شکوہ کیا کہ ان کو اس سعادت سے کیوں محروم رکھا گیا ہے؟

یہ اور اس قسم کے بہت سے واقعات بتاتے ہیں کہ خدا نے مخلصین کے دلوں میں یہ جذبہ رکھا ہے کہ وہ اعانت دین کے لئے خود ہی [illegible] اسی طرح حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد جو خوجہ قوم سے آئے تھے انہوں نے کئی لاکھ روپیہ اپنی زندگی میں مہمات دینیہ کی سرانجام دہی کے لئے امام وقت کے حضور پیش کیا جس کا ذکر بطور شکرانہ انہوں نے ایک کتابچہ میں شائع کیا تاکہ دوسروں کو بھی تحریک ہو۔

حضرت چوہدری رستم علی صاحب (آف مدار ضلع جالندھر) کے جذبہ ایثار و فدائیت کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:۔

"چوہدری رستم علی صاحب غازیؒ پہلے سب انسپکٹر تھے پھر خدا نے ان کو انسپکٹر بنوا دیا۔ سب انسپکٹری کی تنخواہ میں سے وہ ایک معقول رقم ماہوار چندہ کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھجوایا کرتے تھے۔ اس وقت غالباً ان کی اسی روپے تنخواہ تھی پھر خدا تعالیٰ نے ان کو انسپکٹر بنا دیا اور ان کی ایک سو اسی روپے تنخواہ ہو گئی۔ جب ان کا خط آیا اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیمار تھے۔ میں نے خود ان کا خط پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنایا۔ انہوں نے خط میں لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عہدہ میں ترقی دے کر تنخواہ میں ایک سو روپیہ کی زیادتی عطا فرمائی ہے مجھے اپنے گزارہ کے لئے زیادہ روپوں کی ضرورت نہیں۔ میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ نے میری تنخواہ میں یہ اضافہ محض دین کی خدمت کے لئے کیا ہے اس لئے میں آئندہ علاوہ اس چندہ کے جو میں پہلے ماہوار بھیجا کرتا ہوں یہ سو روپیہ بھی جو مجھے ترقی کے طور پر ملا ہے بھیجتا رہوں گا۔"

مالی قربانیوں کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔ .... یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت و امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۴۹۷، ۴۹۸)

نظام وصیت

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے سلسلہ میں نظام وصیت کا ذکر نہایت ضروری ہے موصی حضرات کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا ہے اور اپنا صدق ظاہر کر دیا ...... اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔"

(الوصیت)

حضورؑ کے اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ نظام وصیت مومنوں کے اخلاص کو پرکھنے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والوں کا معیار قرار دیا گیا ہے جن لوگوں نے ابھی تک وصیتیں نہیں کیں ان کا یہ عہد کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ انہیں دعوت دے رہا ہے کہ وہ جلد سے جلد اس نظام میں شریک ہوں اور وصیت کر کے اپنے اس عہد کے پورا کرنے کا عملی ثبوت مہیا کریں۔

اسلامی تہذیب کا قیام

آخری بات جو اس سلسلہ میں میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ اسلام کی وہ حقیقی تصویر دنیا میں قائم کرنا چاہتی ہے جو ہمارے محبوب آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے تیرہ سو برس پیشتر قائم کی اور وہ اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک ہم مغربی تہذیب کا مقابلہ نہ کریں اور اس کی جگہ اسلامی تہذیب قائم نہ کریں مغربی تہذیب کے دجالی ثقافت دلفریب نقاب میں اوڑھ کر ہمارے سامنے آتے ہیں اور اسلامی تہذیب و تمدن کو فرسودہ اور اگلے وقتوں کی تہذیب بتاتے ہوئے اسے ترک کرنے کی تلقین کر کے اور انہیں نرم و نازک آغوش میں چلے آنے کی دعوت دیتے ہیں یہ ابتلاء مردوں اور عورتوں پر یکساں آتے ہیں لیکن جہاں تہذیب مغرب کی رنگینیاں جھنکار انہیں رقص و سرود کی دعوت دے رہی ہوتی ہے وہاں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد ان کے قدم تھام لیتا ہے لیکن کتنے ہی ہیں جو ان قدم تھامنے والے ہاتھوں کی گرفت توڑ کر جدید تہذیب کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور کتنے ہی ہیں جن کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آتی اور "رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا" کی دعا کرتے ہوئے وہ اسلامی تہذیب اور ان اخلاقی اقدار کی حفاظت پر مستعد رہتے ہیں جن کی ذمہ داری انہوں نے اپنے کندھوں پر اٹھا رکھی ہے۔ یہ عہد احمدی خواتین کے لئے بھی ایک بڑی آزمائش ہے۔ وہ دیکھتی ہیں کہ دہریت نے عورت کو بے نقاب کر دیا ہے اور اس آزاد روش کو وہ ترقی یافتہ سمجھنے لگی ہیں اور کچھ خاندان ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنے اس عہد کے نقاب کو تار تار کر دیا اور دنیا کی زینتوں کو سر بازار لے آئیں جبکہ یورپ اور امریکہ کی ان خواتین نے جنہوں نے احمدیت کی آغوش میں آکر نیا نیا دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کیا ہے۔ وہ دنیا کی اس دجالی تہذیب کو تج کر دین کی تہذیب کے پرسکون پناہ گاہ میں چلی آئی ہیں۔

رسومات کے متعلق ہدایت

رسومات کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ کے خوش کرنے کا ایک یہی طریق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی فرمانبرداری کی جاوے۔ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ طرح طرح کی رسومات میں گرفتار ہیں۔ کوئی مر جاتا ہے تو قسم قسم کی بدعات اور رسومات کی جاتی ہیں حالانکہ چاہیئے کہ مُردہ کے حق میں دعا کریں۔ رسومات کی بجا آوری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف مخالفت ہی نہیں ہے بلکہ ان کی ہتک بھی کی جاتی ہے اور وہ اس طرح سے کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو کافی نہیں سمجھا جاتا۔ اگر کافی خیال کرتے تو اپنی طرف سے رسومات کے گھڑنے کی کیوں ضرورت پڑتی۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۱۴)

دیندار عورت سے نکاح کو ترجیح دی جائے

حدیث میں آتا ہے:۔

"عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنکح المرأۃ لاربع لمالھا ولحسبھا ولجمالھا ولدینھا فاظفر بذات الدین تربت یداک"

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں سے بیاہ چار باتوں کو مدنظر رکھ کر شادی کی جاتی ہے اس کے مال کی وجہ سے اس کے خاندان کی وجہ سے اس کے حسن و جمال کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے [illegible] خدا تیرا بھلا کرے۔ تو [illegible] کی شادی کے سبب میں کامیاب ہو [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۴۴۲

میں فرزانہ تسنیم زوجہ شریف احمد باجی (؟) قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۵ تولہ مالیتی -/۳۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ فرزانہ تسنیم زوجہ شریف احمد ۵۵-E بلاک ۵ نارتھ ناظم آباد کراچی

گواہ شد۔ صغیر احمد سیکرٹری وصایا

گواہ شد۔ شریف احمد باجی ۵۵-E بلاک بی نارتھ ناظم آباد کراچی خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۳۴۴۵

میں طاہرہ رشید زوجہ عبدالرشید یحییٰ صاحب احمد قوم جٹ رانجھا پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مراد وال ضلع گجرات بقائمی ہوش حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

زیور طلائی وزنی ۱/۲ ۷ تولہ -/۵۰۰۰ روپے

حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ طاہرہ رشید

گواہ شد۔ محمد عبدالرشید یحییٰ خاوند موصیہ

گواہ شد۔ بشیر احمد احسن وصیت ۱۶۰۶۶

مسل نمبر ۲۳۴۴۶

میں فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری غلام محمد قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قدرت اللہ حسنی ضلع ساہیوال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ۔ آج بتاریخ ۲۵/۹/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ فاطمہ بی بی

گواہ شد۔ قریشی مبارک احمد قریشی ولد قریشی عبدالرحمن مربی سلسلہ پاکپتن

گواہ شد۔ چوہدری غلام محمد ولد خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۳۴۴۷

میں اصغر علی ولد دلو صاحب قوم آرائیں پیشہ بے کار عمر ۸۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ادیانہ ضلع سکھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

نقد مبلغ -/۸۷۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۵ روپے ماہوار آمد بصورت خوراک ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ اصغر علی۔

گواہ شد۔ غلام محمد صدر جماعت احمدیہ ضلع سکھر۔

گواہ شد۔ بشیر احمد ولد چوہدری کرم الٰہی معلم وقف جدید۔

مسل نمبر ۲۳۴۴۸

میں ولایت بیگم زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ زمینداری عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۶۵ء۔ ساکن چک 3/5-P ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر -/۱۰۰۰ روپے

زیور طلائی ۱/۲ ۳ تولہ -/۴۲۵۰ روپے

سلائی مشین پرانی -/۲۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ ولایت بیگم۔

گواہ شد۔ قریشی مبارک احمد ولد قریشی عبدالرحمن مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کوارٹر ۳۸ تحریک جدید ربوہ۔

گواہ شد۔ غلام محمد ولد محمد رمضان صاحب۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینیجر الفضل)

پتہ درکار ہے

۱۔ مکرم خدا بخش صاحب ولد محمد لطف صاحب وصیت ۱۲۹۱۶ کے موجودہ ایڈریس کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے۔

۲۔ مکرم مرزا مشتاق احمد صاحب ناصر ولد کیپٹن مرزا عمر حیات خان صاحب مرحوم وصیت ۲۱۵۹۳ سابق سکونت حلقہ سول لائن لاہور کے ایڈریس کی ضرورت ہے۔

۳۔ مکرم کیپٹن بشیر محمد خان صاحب ولد رحیم بخش صاحب سابق سکونت 42-D ماڈل ٹاؤن لاہور کا موجودہ ایڈریس درکار ہے

اگر مندرجہ بالا صاحبان خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ پتوں کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ کیونکہ وصیت کے بارہ میں ان سے خط و کتابت کرنی ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے بھائی چوہدری عبدالرحمن صاحب بھٹی مورخہ ۲۵/۱۲/۷۷ کو جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے ہوئے راستہ میں بس کے حادثہ کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے ایک لڑکے کی ٹانگیں ٹوٹ گئی ہیں جو زیر علاج ہے۔ دوسرے دو لڑکے بھی زخمی ہوئے۔ مرحوم صاحب رؤیا تھے خدمت خلق ان کا شیوہ تھا۔ سلسلہ کے خادم تھے۔ سارے خاندان کا بظاہر واحد سہارا تھے۔ پسماندگان میں ایک بیوہ پانچ لڑکے اور ایک لڑکی ہے تین لڑکے ابھی غیر شادی شدہ ہیں اور دعا کے بہت محتاج ہیں احباب مرحوم کی مغفرت اور لواحقین کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ (غلام محمد چک 32/TDA براستہ صادق آباد ضلع رحیم یار خان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب آف کراچی وفات پاگئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

(مکرم محمد یٰسین صاحب ایم۔ اے چیف ٹیکنیکل ایڈوائزر محکمہ فنی تعاون اقوامِ متحدہ)

خاکسار کے چچا جان محترم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب ماہر امراض دق وسل چند ماہ کی علالت کے بعد مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۷۸ء بروز جمعرات بمقام کراچی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے سب سے چھوٹے صاحبزادے عزیزم عبید اللہ زبیر اُسی روز چناب ایکسپریس سے مرحوم کی وصیت کے مطابق جنازہ ربوہ لے گئے اور ۲۷ جنوری ۱۹۷۸ء کی شام کو بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے میری چچی جان کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑیں جو الحمدللہ سب شادی شدہ ہیں۔ مرحوم کی عمر ۷۵ سال ہوئی۔

چچا جان مرحوم حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعاؤں کا چلتا پھرتا ثبوت تھے آپ پر پہلی بار ۱۹۲۲ء میں اور دوسری بار ۱۹۲۷ء میں ٹی بی کے مرض کا حملہ ہوا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ٹی۔ بی کے علاج کی موجودہ ادویہ ایجاد نہ ہوئی تھیں اور یہ مرض مہلک تصوّر ہوتا تھا فقط حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشفقانہ دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل کا سہارا تھا جن کی وجہ سے آپ بفضلہٖ تعالیٰ صحتیاب ہوئے۔ شاہ ایڈورڈ ہفتم سینی ٹوریم بھوالی ضلع نینی تال (یوپی) میں جہاں مریض کی حیثیت سے داخل رہے وہیں بعد صحت ملازم ہوئے تقسیم ملک کے وقت اُسی سینی ٹوریم کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ تھے۔ ۱۹۴۹ء میں حسب الارشاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے کراچی آگئے۔

مرحوم کو تازندگی سلسلہ اور خلفاءِ سلسلہ سے والہانہ عشق رہا۔ تہجّد گذار بزرگ تھے مغربی یو۔ پی (بھارت) میں ملکانوں کے فتنہ ارتداد کے زمانہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تحریک فرمانے پر تبلیغی جہاد میں شریک ہوئے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ خاکسار کے والد اور ان کے چار بھائیوں میں سے چار کو بیعتِ سلسلہ سے شرفیابی ہوئی۔ اب ہمارے خاندان میں احمدیت کی نعمت لانے والے اُن چار بھائیوں میں سے صرف ایک چچا حیات ہیں یعنی جناب محمد طلحہ صاحب ایڈووکیٹ لکھنؤ (بھارت) اللہ تعالیٰ انہیں صحت اور تندرستی کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

والد مرحوم کے سب سے بڑے بھائی مولانا حکیم سجاد حسین صاحب مرحوم گو بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوئے تھے لیکن ان کو سلسلہ احمدیہ سے اخلاص رہا۔ آپکی ملازمت کا بیشتر حصہ شہر مین پوری (مغربی یوپی) میں گذرا۔ ارتداد ملکانہ کے زمانے میں علماءِ سلسلہ اور وفودِ سلسلہ سے بھرپور تعاون کیا۔ اکثر احمدی علماء مین پوری میں آپ ہی کے گھر قیام پذیر ہوتے تھے۔ مولانا مرحوم کے ایک داماد جناب شوکت تھانوی مرحوم ملک کے مشہور ادیب اور مزاح نگار تھے جو خاکسار کے والد مرحوم اور ان کے بھائیوں کے خالہ زاد بھائی بھی تھے وہ بھی سلسلہ سے اور خصوصًا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت اور اخلاص کا تعلق رکھتے تھے۔ مولانا مرحوم کا انتقال ۱۹۳۲ء میں ہوا۔

اُن کے بعد والد محترم مولوی محمد عثمان صاحب مرحوم تھے جو لکھنؤ میں ریونیو اسسٹنٹ تھے ان کا انتقال اگست ۱۹۴۶ء میں ہوا۔ آپ نے ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ والد مرحوم کے بعد ڈاکٹر محمد عمر صاحب جو یو۔ پی میں سول سرجن ہو کر ریٹائر ہوئے ان کا انتقال مارچ ۱۹۵۷ء میں ہوا۔ آپ نے ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ چچا جان ڈاکٹر محمد زبیر صاحب مرحوم اور محمد طلحہ صاحب ایڈووکیٹ لکھنؤ گو اپنے دو بڑے بھائیوں کے احمدیت قبول کرنے کے ساتھ ہی احمدی ہو چکے تھے لیکن ڈاکٹر محمد زبیر صاحب نے ۱۹۱۳ء میں اور جناب محمد طلحہ صاحب نے ۱۹۲۳ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ڈاکٹر محمد زبیر صاحب اور ان کے مرحوم بھائیوں کے بلندیٔ درجات کی دعا فرمائیں اور اب جبکہ ہمارے خاندان میں احمدیت کی نعمت لانے والے بزرگ ہم سے رخصت ہوتے جارہے ہیں ہماری نوجوان نسل کو جماعت اور خلیفۂ وقت سے وہی عقیدت اور محبت عطا فرمائے رکھے جو ہمارے بزرگوں کو تھی۔ آمین

زعماءِ مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

شجر کاری کا موسم شروع ہوگیا ہے۔ زعماء کرام سے گذارش ہے کہ وہ اپنی مجالس میں تحریک کریں کہ اراکین اپنے گھروں میں اور گزرگاہوں پر پھل دار اور سایہ دار درخت لگائیں درخت قومی سرمایہ ہیں اور ماحول کو خوشنما کرتے ہیں۔ دیہاتی مجالس کو بالخصوص اِس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ حکومت کی طرف سے ہر علاقہ کے مناسبِ حال پودے مہیّا کرنے کا انتظام ہے اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بعد میں پودوں کی نگہداشت بھی ضروری ہے تا آپ کے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودے پروان چڑھیں۔ مجالس اِس سلسلہ میں اپنی مساعی سے مرکز کو بھی مطلع رکھیں۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تقریب رخصتانہ

عزیزم عبد المنان شاہد ابن مکرم عبد الرحمٰن صاحب ریٹائرڈ نائب صوبیدار آف منڈی بہاؤالدین کا نکاح عزیزہ مبشرہ پروین بنت مکرم نور حسین صاحب مرحوم (ہمشیرہ مکرم رشید احمد صاحب کارکن نظارت امور عامہ و مکرم حمید احمد صاحب انسپکٹر بیت المال) آف ربوہ کے ساتھ بعوض مبلغ سات ہزار روپیہ حق مہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۷ء کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ رخصتانہ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۷۸ء کو ہوا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(چوہدری محمد شریف احمد صدر جماعتِ احمدیہ ٹیکسلا)

ولادت

میرے چھوٹے لڑکے عزیزم نجات احمد سیٹھی حال کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ۲۵ دسمبر ۱۹۷۷ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نام عامر رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم سید محمود احمد صاحب ناظم آباد کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(سیٹھی کرم الٰہی (قادیانی) حال گوجرانوالہ)

فوری ضرورت سیل مین

دیانتدار اور جنرل سٹور کا تجربہ رکھنے والے سیل مین کی ضرورت ہے۔ صرف تجربہ رکھنے والے دوست رابطہ قائم کریں۔

خواجہ محمد عبد اللہ میر
خواجہ جنرل سٹور۔ کمرشل سنٹر سٹلائٹ ٹاؤن
راولپنڈی۔ فون نمبر ۴۰۵۵۷

ادویات کو عادت نہ بنائیں

صرف خرابی کی صورت میں ادویات آپکے نظام کے صحیح تسلسل کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔

صدر دواخانہ
بالمقابل ایوانِ محمود۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴